

ماہ رمضان اور اس کا تقاضا

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام
على سيد المرسلين وبعد- "يا ايها الذين امنوا كتب عليكم

الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون"

ارکن اسلام میں سے روزہ ایک اہم رکن ہے۔ جس کی ادائیگی ہر مسلمان بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے اور سال میں رمضان المبارک کا مہینہ اس کے لئے مخصوص ہے جس میں تمام عالم اسلام کے مسلمان یہ فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ قرآن حکیم میں اس کی فرضیت پر واضح نص موجود ہے۔ جبکہ احادیث کے ذریعے بھی اس کی بہت تائید کی گئی ہے۔

رمضان المبارک کے ذریعے مسلمانوں کی روحانی جسمانی اور اخلاقی تربیت کا نہایت شاندار اہتمام کیا گیا ہے حقیقت میں جو شخص بھی روزوں کے تمام تقاضے پورے کر کے یہ مبارک مہینہ گزارتا ہے وہ یقیناً اپنی اصلاح کر لیتا ہے قرآن حکیم نے تو روزے کا اہم فلسفہ "تقویٰ" بیان کیا ہے کہ اس کے ذریعے انسان کے دل میں تقویٰ، پاکیزگی، طہارت اور خوف خدا پیدا ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننے اور منکرات سے بچنے کی کھل کوشش کرتا ہے تقویٰ ہی دراصل وہ چیز ہے جو تمام عبادات کا مقصود ہے جس شخص کے دل میں یہ صفت پیدا ہو جائے وہ سچا مومن کہلانے کا حق دار ہے ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے اور ان امور سے گریز کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو، اس کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے اوامر کے تابع ہوتی ہے۔ روزے کے ذریعے بھی یہی تعلیم مقصود ہے کہ حضرت انسان گیارہ ماہ گزارنے کے بعد جب اس مبارک مہینہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کا ایک ایک لمحہ اللہ کی مہذگی اور اطاعت میں گزرتا ہے سحری کے وقت کھانا کھانے کے بعد سے لیکر انضاری تک کا وقت انتہائی محتاط طریقے سے گزرتا ہے ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھتا ہے مبادا کوئی ایسا

عمل سرزد ہو جائے۔ جس سے اس کے روزے کو نقصان پہنچے کیونکہ روزہ اس بات کا نام نہیں۔ کہ انسان کھانا پینا چھوڑ دے اور تمام برائیاں کرتا رہے۔ حدیث میں ہے جس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”من لم یدع قول الزور و العمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ“ جو شخص جھوٹی بات اور برے عمل پر کام نہ چھوڑے ایسے شخص کا کھانا پینا ترک کر دینے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ روزہ محض کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ روزہ کا مقصود تو یہ ہے کہ جس طرح اللہ کے حکم سے حلال چیزوں کو بھی ایک محدود وقت کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اسی طرح وہ تمام امور جن کی ممانعت آئی ان کو بھی چھوڑ دیا جائے مثلاً غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، کم توہنا، دھوکہ دینا، فریب کرنا وغیرہ اگر کوئی شخص کھانا پیتا تو نہیں لیکن باقی تمام برائیوں کا مرتکب ہوتا ہے تو ایسے شخص کی بھوک اور پیاس کی اللہ کو قطعاً ضرورت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو تقویٰ چاہئے۔ وہ ان تمام فسق اور برے اعمال سے انسان کو پاک دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے تو روزے فرض کئے۔ کیونکہ انسان روزے کی حالت میں ایک دن پورا گزارتا ہے جھوٹ بولتے وقت اس کو اپنا روزہ یاد آتا ہے جو اس کے جھوٹ بولنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے ایسی ہی دیگر برائیوں کے کرنے کے وقت یہ روزہ اس کو ڈھال کا کام دیتا ہے حدیث شریف میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ”الصوم جنۃ“ کہ روزہ ڈھال ہے جیسے ڈھال سے انسان نکوار کے وار کو روکتا ہے۔ ایسے ہی یہ روزہ انسان کو برائیوں سے روک لیتا ہے۔

اب جبکہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت انتہائی ابتر ہو گئی ہے یہ مبارک مہینہ اور بھی اہمیت اختیار کر گیا ہے اس ماہ مبارک میں ہمیں پہلے سے زیادہ اہتمام کرنا چاہئے تاکہ مسلمانوں خاص کر نوجوانوں کی تربیت کر سکیں۔ روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ حجگاہ نماز کی پابندی، کثرت تلاوت قرآن حکیم، ذکر و اذکار، صدقہ و خیرات کی بھرپور ترغیب دی جائے اور جھوٹ، چغلی، غیبت، فحش گوئی، گالی گلوچ اور دھوکہ و فریب جیسی دیگر تمام

برائیوں سے اپنے آپ کو بچایا جائے اگر کوئی شخص پورا ایک ماہ اسی حالت میں گزارے تو یقیناً اس کی عادات میں نمایاں تبدیلی آجائے گی اور پورے گیارہ مہینے وہ برائیوں سے بچنے کی کوشش کرے گا لہذا ہمیں اس ماہ مبارک کو قیمت سمجھنا چاہئے۔

اس مبارک مہینے کی مناسبت سے ہم ملک کے تمام طبقوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کا احترام اس طرح کریں جس طرح اس کا حق ہے خاص کر ہم ملک کے سیاستدانوں، علماء کرام، وکلاء، اساتذہ کرام، تاجروں، صنعت کاروں اور مزدوروں سے یہ توقع کریں گے کہ وہ کم از کم اس مہینے میں تو اپنی غلط روش کو ترک کر دیں اور صحیح اور سچی بات کریں اور اس کی ہی حمایت کریں۔ برائی کی نہ صرف مذمت کریں بلکہ اس کے خلاف عملی جہاد میں بھی حصہ لیں۔

روزہ جہاں ہمارے لئے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنے گا وہاں دنیا میں بھی ساری اخلاقی روحانی اور جسمانی برتری اور کامیابی و کامرانی کا ذریعہ بنے گا۔ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری عبادت کو قبول فرمائے اور اس مبارک مہینے میں تمام مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنائے۔ اور ہماری تمام مشکلیں آسان کرے۔ آمین۔

جناب مولانا پیر سید محب اللہ شاہ صاحب کا سانحہ ارتحال

عالم اسلام کے نامور عالم دین، معروف محقق اور بلند پایہ مصنف حضرت مولانا پیر سید محب اللہ شاہ راشدی گزشتہ دنوں اللہ کو پیارے ہو گئے (انا لله وانا الیہ راجعون) آپ حضرت مولانا پیر سید بدیع الدین شاہ راشدی کے بڑے بھائی تھے آپ نے پوری زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی تھی آپ کا تعلق سندھ کے معروف سید خاندان سے تھا آپ نے بے شمار دینی کتابیں تصنیف کیں ہیں اور لاتعداد علمی اور تحقیقی مقالے اخبارات اور جرائد میں چھپ چکے ہیں آپ بہت ہی منسار، اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، انتہائی مہمان نواز تھے پاکستان میں آپ کے سینکڑوں تلامذہ دین کی خدمت میں مصروف ہیں اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ (آمین)